معراج کی رات جبریل علیہ السلام آگے بڑھنے سے کیسے جلتے، حالانکہ نور سے بنے ہیں؟

دار الافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے میں کہ جبریل امین علیہ السلام کا قول ہے "اگر میں آگے بڑھا تو میرے پَر جل جائیں گے۔" حالانکہ فرشتے نور سے بنے ہیں۔ تو کیا نور بھی جل سکتا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نور سے تخلیق ہونا، جلنے کے منافی نہیں، بلکہ جو مخلوق آگ سے بنی ہے یعنی جن، ان کا جہنم میں جل کر عذاب پانا خود قرآن پاک سے ثابت ہے، لہٰذا قادرِ مطلق کے لئے یہ سب ممکن ہے۔

جبریل امین علیہ السلام کا یہ قول اس طرح سے ہے "اگر میں ایک پورے کے برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔" یہ درج ذیل کتب میں ہے:

تفسیر کبیر للامام رازی، تفسیر روح البیان اور تفسیر نیشا بوری میں ہے، والنص للرازی: "روي أن جبريل أخذ بركاب محمد صلى الله عليه وسلم حتى أركبه على البراق ليلة المعراج۔۔۔ ولما وصل محمد صلى الله عليه وسلم إلى بعض المقامات تخلف عنه جبريل وقال: لو دنوت أنملة لاحترقت" ترجمہ: مروی ہے کہ جبریل امین علیہ السلام نے معراج کی رات نبی کریم علیہ السلام کو براق پر بٹھایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری براق کی رکاب پکڑی۔۔۔ اور جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعض مقامات پر تشریف لے گئے تو جبریل امین پیچھے رہ گئے اور عرض کیا: اگر میں ایک پورے کے برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔ (تفسیر کبیر للرازی، ج 2، ص 445، دار إحیاء التراث العربی) (غرائب القرآن ورغائب الفرقان، ج 1، ص 238، دار الکتب العلمیہ) (تفسیر روح البیان، ج 9، ص 224، دار الفکر، بیروت)

شرح الشفا للملا علی قاری میں ہے: "(قال) أي النبي صلى الله تعالى عليه وسلم (فارقني جبريل) أي في مقام قرب الجليل وقال لو دنوت انملة لاحترقت" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مجھ سے جبریل جدا ہو گئے

یعنی مقامِ قربِ جلیل میں اور کہا کہ اگر میں ایک پورے کے برابر بھی آگے بڑھا تو جل جاؤں گا۔ (شرح الشفا للملا علی قاری، ج 1، ص 440، دار الکتب العلمیۃ)

نور سے مخلوق ہونے کے باجود جلنے کا ممکن ہونا ایسا ہی ہے جیسے آگ سے مخلوق ہونے کے باوجود جلنے کا ممکن ہونا۔ سورۃ الجن آیت نمبر 15 میں کافر جنوں کے متعلق ہے: ”وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا“ ترجمہ: اور رہے ظالم وہ جہنم کے ایندھن ہوئے۔

اس کی تفسیر میں خازن میں ہے: ”فإن قلت کیف یعذب الجن بالنار وقد خلقوا منها, قلت وإن خلقوا من النار فقد تغیروا عن تلك الهیئة وصاروا خلقا آخر والله تعالی قادر أن یعذب النار بالنار“ ترجمہ: اگر تم یہ کہو کہ جن کو آگ کا عذاب کیسے دیا جائے گا حالانکہ وہ تو خود اسی سے بنے ہیں؟ میں کہوں گا اگرچہ وہ آگ سے بنے ہیں لیکن اب آگ کی ہیئت پر باقی نہیں اور دوسری مخلوق ہو گئے اور یہ بھی کہ اللہ تعالی آگ کو آگ سے عذاب دینے پر قادر ہے۔ (لباب التأویل فی معانی التنزیل المعروف تفسیر خازن، ج 4، ص 351، دار الکتب العلمیۃ)

صراط الجنان میں ہے: ”اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے اور یاد رہے کہ جِنّات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں بتلاء کر دے یا جِنّات کی ہَیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دے لہٰذا یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب جِنّات آگ سے پیدا کئے گئے ہیں، تو انہیں آگ سے عذاب کیسے ہوگا۔“ (صراط الجنان، ج 10، ص 392، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0403

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1446ھ / 16 اگست 2024ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net